8141 ـ کفار کے بنکوں میں رکھی گئی رقم پر سود لینے کا حکم

سوال

میرے اصل وطن میں بعض ایسی کمپنیاں ہیں جو رقم رکھ کر ماہانہ فائدہ دیتی ہیں، اور اصل مال میں کوئی رد وبدل نہیں ہوتا، لہذا اس شکل میں ہونے والی آمدن کا حکم کیا ہے؟ اور کیا کسی بیوہ کے لیے اس آمدن کو اپنے اور اپنے خاندان پر صرف کرن جائز ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

مستقل فتوی اور علمی ریسرچ کمیٹی کے سامنے اسی سے ملتا جلتا ایك سوال پیش کیا گیا جو مندرجہ ذیل ہے:

امت (الامۃ) میگزین نے مغربی ممالك اور دار الكفر میں ہونے والے مالی معاملات کے بارہ میں ایك فتوی شائع کیا ہے: جو بالنص ذیل میں پیش خدمت ہے:

امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالی دار الحرب میں حربی کفار سے سود لینے اور ہر ایسے معاہدے یا معاملہ کو جائز سمجھتے ہیں جس کا فائدہ مسلمان شخص کو پہنچتا ہو، لیکن یہ اس وقت تك ہے کہ جب یہ رضامندی کے ساتھ ہو، اور اس میں دھوکہ اور خیانت نہ پائی جائے.

لہذا اگر یہ صحیح ہو تو اس سے فرانس میں بعض مسلمانوں کا فائدہ حاصل ہو گا، کیونکہ ہمارے پاس جو فنڈ آتا ہے وہ صرف کرنے سے قبل کئی کئی ماہ بنك میں رہتا ہے، اور اس پر حاصل ہونے والے فائدہ سے بنك کے علاوہ کوئی اور فائدہ حاصل نہیں کرتا، اگر یہ فتوی صحیح ہو تو دار الحرب میں ہم اپنے مال پر فوائد سے استفادہ کر سکتے ہیں، اور کم از کم یہ مال ہم فقراء و مساکین کو تو پیش کریں گے، ان کے علاوہ کسی اور کو نہیں، اس مقصد کے پیچھے اللہ تعالی ہے.

تو شیخ عبدالعزیز بن باز رحمہ اللہ تعالی کی سربراہی میں قائم مستقل فتوی کمیٹی کا جواب تھا:

اول:

کفار اور ہمارے مابین مالی معاہدے اور منافع کا تبادلہ اس وقت تك صحیح ہے جب تك وہ شریعت اسلامیہ کے معاہدے کی شروط پر پورا اترتا ہو.

دوم:

سودی لین دین مطلقا حرام ہے، چاہے وہ مسلمانوں کے مابین ہو یا پھر کفار اور مسلمانوں کے مابین، اور چاہے کفار حربی ہوں یا پھر غیر حربی .